(قسط۶۴) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۵ کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اورعظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزّ ہ وا قارب، اہل محلّہ وگردوپیش اورملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اورموضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

شیخ الحدیث کے مجلس کی ایک جھلک دارالعلوم دیوبنداوراکابرین دیوبند کا تذکرہ

۲رمئی ۱۹۸۵ء حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث دامت برکاتہم مہمانوں کے علاوہ دورہ حدیث کے منتہی طلبہ بھی موجود تھے، قاری محمد عبداللہ ڈیروی نے دریافت کیا۔

حضرت! آپ جب دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے تھے تو اس وقت علامہ انور شاہ کشمیری دیوبند میں تھے یا ڈابھیل تشریف لے جاچکے تھے؟

حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے ارشادفرمایا:

اولاً جب میں دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تو یہ وہ زمانہ تھا جب سواتی اور بنگالی طلبہ میں جھگڑا تھا' نائب مہتمم مولانا محمد احمد صاحب تھے پٹھان طلبہ میں داخلہ کے سلسلہ میں قدرے سختی کی جارہی تھی اور واقعتاً اس وقت ایسا کرنا ضروری بھی تھا۔میرے لئے بھی داخلہ مشکل ہوگیا تھا تو میں اپنے استاد مولانا مشتاق حسن صاحب کے ہاں گلوٹی حاضر خدمت ہوا، وہ گلوٹی سے کلکتہ روانہ ہوئے تو میں نے بھی ان کی رفاقت و خدمت کو سعادت سمجھا اور مدرسہ عالیہ کلکتہ میں ان کے ساتھ رہ کر ان فنون کے تحصیل کی، اس سال حضرت

العلامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ دارالعلوم دیوبند سے تشریف لے جا چکے تھے، تاہم ان کا قلب دارالعلوم دیوبند سے بندھا رہا، کچھ عرصہ وہاں تدریس کی، پھر واپس دیوبند تشریف لائے اور یہیں ان کی وفات ہوئی۔

علامہ شبیر احمد عثمانی اور فوائد عثمانی

قاری محمد عبداللہ صاحب کے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا: تقسیم سے قبل دارالعلوم دیوبند میں زمانہ تدریس کے قیام کے دوران میں علامہ شبیر احمد عثمانی سے ملاقاتیں اور مجالس ہوا کرتی تھیں، مختلف علمی و سیاسی موضوعات پر موصوف سے گفتگو رہتی، ایک روز دوران گفتگو میں نے دریافت کیا۔

حضرت! آپ کی تصانیف میں سے ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ فتح الملهم شرح صحیح مسلم جیسی علمی اور بلند پایہ کتابیں آپ نے تصنیف فرمائی ہیں، ادھر حضرت شیخ الہند کے ترجمہ وتفسیر قرآن کی تکمیل ''فوائد عثمانیہ'' کے نام سے کی ہے، ان میں زیادہ محنت، تعب اور مشکل اور دقت کس تصنیف میں آپ کو پیش آئی تو انہوں نے بڑی شفقت سے فرمایا: تصنیف اور تالیف کے میدان میں خدا کا فضل شامل حال رہا جس موضوع پر لکھنا چاہا اللہ کی مدد نے یاد آوری کی، البتہ حضرت شیخ الہند کے ترجمہ وفوائد کی تکمیل میں بڑا حزم احتیاط اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا ایک ایک جملہ اور لفظ لفظ پر غور وفکر، محنت ومطالعہ اور بڑے حزم واحتیاط اور سوچ بچار کرنا پڑا اور یہ خالص خدا کے فضل اور اس کے احسان سے پایہ تکمیل کو پہنچا۔

شیخ مدنیؒ سے تعلق

قاری صاحب موصوف نے جب محمد علی جناح سے تعلق یا ملاقات کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے فرمایا کہ محمد علی جناح سے میرا کوئی تعلق نہیں رہا اور نہ ان سے کبھی ملاقات ہوئی۔ الحمد للہ الحمد للہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ سے جب سے تعلق قائم ہوا۔ تب سے کسی دوسری جانب نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ کا تذکرہ

مولانا ابوالکلام آزادؒ کا تذکرہ چھڑا تو ارشاد فرمایا:

ایک مرتبہ اد لاہور تشریف لائے تھے، ایک بہت بڑا جلسہ ہوا یہ زمانہ بھی وہی تھا بیگانے تو کیا اپنے بھی مولانا ابوالکلام آزادؒ کو اپنی تنقید وتردید کا نشانہ بنائے ہوئے تھے۔ مجھے بھی اس موقعہ پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مولانا آزادؒ کی تقریر تھی۔ تقریر کیا تھی، عقل وشعور اور جذبات کا آمیزہ تھا، دلائل و براہین آزاد کی خطابت میں ڈھل کر سامعین کے دل ودماغ کو مسحور کر رہے تے کہ لوگوں نے ابوالکلام آزاد

زندہ باد کے فلک شگاف نعرے شروع کردئے۔تو مولانا آزادؒ نے فرمایا: مسلمانو! یہ وقت نعروں کا نہیں کام کرنے کا ہے۔اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ اور کام کرلو۔ بجائے جوش کے ہوش سے کام لو، اب تو میرا پیغام صرف یہی رہ گیا ہے کہ مسلمان بیدار ہوا اور نعرہ بازی کی بجائے کام کریں۔مگر حیرت ہے کہ جب میں یہی بات کہتا ہوں تو مسلمان بجائے اس کے کہ کچھ کام کرلیں الٹا میرے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔

مولانا آزادؒ اور مولانا حفظ الرحمٰن کی خطابت

قاری صاحب موصوف نے مولانا آزادؒ، شیخ مدنیؒ، مولانا حفظ الرحمٰنؒ مفتی کفایت اللہؒ اور سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ کی تقاریر اور کردار کے بارے میں شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے بات چھیڑی تو ارشاد فرمایا:

اللہ! وہ کیسے اور کتنے عجیب لوگ تھے کردار اور عمل کے پکے، بات کے سچے، منافقت اور مداہنت سے کوسوں دور، اس لئے جو بات کرتے تھے دل میں اتر جاتی تھی۔

مولانا آزادؒ کی تقاریر عقل وشعور اور جذبات کی آمیزش سے تیار ہوتی تھیں۔شستہ گفتگو، ادبی طرز ادا اور پھر خود مولانا آزادؒ کی خطابت سے اس میں جادو بھر جاتا تھا ایسا معلوم ہوتا کہ دشمن کے سروں پر فولادی ہتھیار سے حملہ کر رہے ہیں۔ایک ایک حرف شجاعت وصداقت کا آئینہ دار تھا۔مولانا حفظ الرحمٰن مولانا آزادؒ کے نقش قدم پر تھے ان کا انداز نرالا تھا سامعین اور حاضرین کے دل مٹھی میں لے لیتے تھے۔ ان جیسی سحر بیانی کسی دوسرے میں دیکھنے میں نہیں آئی۔

مولانا احمد سعید بلبل ہند تھے۔مولانا حفظ الرحمٰن کا اپنا مقام بہت بڑا تھا مگر مولانا احمد سعید لسان جمعیۃ تھے وہ دہلی کی جامع مسجد میں جب خطاب کرتے تو ہزاروں کے مجمع پر سناٹا چھا جاتا۔ پوری کائنات ہمہ تن گوش ہوتی۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تو ہندوستان کے سب سے بڑے خطیب تھے، وہ تو جامع الکمالات تھے۔ان کی تقریر میں سب سے زیادہ محبوب چیز قرآن کی تلاوت تھی محسوس ہوتا گویا اب قرآن نازل ہورہا ہے۔ سننے والے محظوظ ہوتے اور وجد محسوس کرتے۔ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی تشریف لاتے رہے۔مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں ٹیپ ریکارڈر کا شیوع نہیں ہوا تھا۔اس لئے محفوظ نہیں کی جا سکیں۔ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسہ میں ایک مرتبہ تقریر فرما رہے تھے کہ بجلی فیل ہوگئی یا کردی گئی۔ کارکن اس کے بنانے میں لگے کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے مسکرا کر فرمایا: بھائی! بجلی بنانا چھوڑ دو اور ٹھک ٹھک بند کردو۔عطاء اللہ شاہؒ نے جس بات کے بیان کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے، وہ بیان کر کے رہے گا۔

کارکن آرام سے بیٹھ گئے۔حضرت شاہ صاحبؒ کی تقریر جاری تھی کہ صبح کی اذان ہوگئی۔بغیر لاؤڈ سپیکر کے شاہ جی کی یہ تقریر رات بھر چھ گھنٹے جاری رہی، کیا مجال کہ کسی نے کروٹ لی ہو۔

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ بہت کم بولتے تھے اور جب بولتے تو ان کی ایک ایک بات وزنی اور کافی ہوا کرتی تھی۔شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ کے سامنے کسی کو بھی بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مجھے حیرت ہوتی کہ اہم اور مشکل مسائل کے وقت حضرت مدنیؒ مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کو بلاتے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی رائے کو صائب قرار دیتے، یہ خصوصیت صرف حضرت مفتی صاحب کو حاصل تھی، مراد آباد کے ایک اجلاس میں جب گڑ بڑ ہوئی تو حضرت مدنیؒ نے مفتی کفایت اللہ صاحبؒ کو بلایا وہ تشریف لائے۔صورت حال سے واقفیت کے بعد انہوں نے جو تجاویز پیش کیں وہ سب نے قبول کرلیں درحقیقت حضرت مفتی صاحبؒ جمعیۃ علماء ہند کے روح رواں تھے۔

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ

شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی شان سب سے نرالی تھی، علماء بہت دیکھے، مدرسین کے درس میں شریک ہوئے، ہندوستان کی قیادت کو پرکھا مگر جو چیز اور امتیازی صفات شیخ مدنیؒ میں دیکھے وہ کہیں دوسری جگہ نظر نہیں آئے۔شیخ مدنیؒ کا تقویٰ، شجاعت، شرافت، تواضع، انکساری اور کسر نفسی ان کیلئے طبعیت ثانیہ بن چکی تھی۔ جب حضرت مدنیؒ کا نام سنا تھا اور دیکھا نہیں تھا تو نام کی شہرت سے ان کی شخصی عظمت کا ایک نقشہ ذہن میں بن چکا تھا۔خیال تھا کہ شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ اور امیرانہ رکھ رکھاؤ کے آدمی ہوں گے۔مگر جب ان کی مجلس دیکھی، ان کی معاشرت دیکھی تو انہیں کچھ اور پایا۔ان کا علم بھی بے مثال تھا اور حلم بھی بے مثال۔

دوسری درسگاہوں میں منطق اور فلسفہ کی بڑی کتابیں پڑھ کر جب شیخ مدنیؒ کی درسگاہ میں حاضری دی تو ان کی درسگاہ میں سب سے بڑی خصوصیت یہ پائی کہ خود کو پہچان لیا، خود شناسی کا احساس ہوا اور علم اور علماء کی شان سامنے آئی، جب مجھے دارالعلوم دیوبند میں تدریس کا موقعہ ملا تو اس زمانہ میں بھی شیخ مدنیؒ کا درس حدیث ہوا کرتا تھا۔ میں نے اپنے زمانہ تدریس مین بھی شیخ مدنیؒ کے درس میں شرکت کی کوشش کی تدریس کے اوقات کے علاوہ ۱۲ بجے کے بعد، بعد العصر، بعد العشاء کے درسوں میں شریک ہوا کرتا تھا، شیخ مدنیؒ درس علمی اور مدلل ہونے کے ساتھ ساتھ آسان اور سہل ہوا کرتا تھا۔

ایک مرتبہ ۱۵ روز تک مسلسل حضرت مدنیؒ سفر پر رہے۔ جب واپسی ہوئی تو سب کو یقین تھا کہ حضرت تھکے ہوئے ہیں اور مطالعہ بھی نہیں کیا، سبق نہیں ہو گا مگر آپ گاڑی سے اترے اور سیدھے دارالحدیث میں پہنچے اور سبق پڑھانا شروع کر دیا۔نواقضات وضو کا بیان تھا، ارشاد فرما رہے تھے کہ مسئلہ زیر بحث میں آٹھ مذاہب مشہور ہیں، پھر مذاہب، ان کے دلائل اور تفصیل سے بحث کی، طلبہ متحیر کہ تھکے ماندے ہونے کے باوجود اس قدر علمی تبحر وسعت مطالعہ اور قوت حافظہ یہ تو بس ان ہی کی کرامت تھی۔ ایک مرتبہ درس کے دوران ایک طالب علم نے کسی مسئلہ میں شمس بازغہ کی بحث چھیڑنا چاہی تو شیخ مدنیؒ نے متعلقہ مسئلہ میں عبارات پڑھ پڑھ کر بحث کا مکمل احاطہ کیا اور فرمایا: بھائی میں نے جب شمس بازغہ پڑھی تھی اس زمانہ میں کل نمبر پچاس ہوا کرتے تھے اور مجھے امتحان میں ۶۳ نمبر حاصل ہوئے تھے۔

بہرحال اپنے اساتذہ میں میں شیخ مدنیؒ اور اکابر ہندمین شیخ مدنیؒ سے جو قلبی عقیدت اور وارفتگی اور غیر اختیاری تعلق رہا وہ کسی دوسرے سے پیدا نہ ہو سکا۔

دارالعلوم کا نیا تعلیمی سال اور کمیٹی کی تجاویز

جولائی ۱۹۸۵: دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کے لئے طلبہ کا باقاعدہ داخلہ گیارہ شوال سے 20 شوال تک جاری رہا۔ جبکہ 10 شوال کو دارالعلوم کے اساتذہ کا خصوصی اجلاس ہوا، جس میں طلبہ کے داخلہ جدید طلبہ کیلئے داخلہ میں ہر ممکن رہنمائی وسہولت، دارالعلوم کے قواعد وضوابط سے طلبہ کو آگاہ کرنا۔گذشتہ سال فیل ہونے والے یا سالانہ امتحان سے غیر حاضر ہونے والے طلبہ کے مسائل کو نمٹانا، غیر شرعی شکل وصورت کے طلبہ کو تنبیہ اور آئندہ کیلئے عہد لینا۔ داخلہ انٹرویوز اور داخلہ امتحانات کا اہتمام، دوران سال مطالعہ وتکرار، اخلاقی تربیت، امتحانات اور معیار تعلیم کو مزید بلند اور مستحکم کرنا اور اس نوع دیگر اہم امور پر غور کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ دوران سال بھی مختلف وقفوں سے اساتذہ کی اس کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہے، تاکہ دارالعلوم میں تعلیمی، انتظامی اور تربیتی کام کا جائزہ اور محاسبہ لیا جاتا رہے۔اور اس کو مزید معیاری بنانے کے لئے کمیٹی سفارشات مرتب کر کے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو پیش کرتی رہے، نیز کمیٹی کے اس اجلاس میں نئے تعلیمی سال کیلئے چند اہم قواعد اور ضابطے مرتب کئے گئے، جن کی بعد میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے منظوری دے دی، جن میں بعض درج ذیل ہیں:

(ا) ایسے طلبہ جو گذشتہ سال بغیر کسی شرعی اور واقعۃً قابلِ لحاظ عذر کے سالانہ امتحانات میں شریک نہیں

ہوئے اس سال ان کو قطعی طور پر داخلہ نہیں دیا جائے گا اور اس سلسلہ میں کوئی سفارش وغیرہ مسموع نہ ہوگی۔

(۲) ایسے طلبہ جو گذشتہ سال امتحان میں تین یا تین سے زائد کتابوں میں فیل ہوگئے ہوں اس سال انکا داخلہ بند رہے گا، البتہ فیل ہونے والے طلبہ کو مشروط داخلہ دیا جائے گا، یعنی سہ ماہی امتحان تک طالبعلم اپنے قیام وطعام کا خود ذمہ دار ہوگا، گذشتہ سال کی کتابیں اس سال سے دوبارہ پڑھنا ہوگی اور اگر سہ ماہی امتحان میں اس نے کامیاب نمبر حاصل کئے تو اس کے مستقل داخلہ اور قیام وطعام کی منظوری دیدی جائیگی۔

(۳) ایسے طلبہ جو گذشتہ سال سالانہ امتحان میں ایک یا دو کتابوں میں فیل ہوئے ہوں تو حسب ترتیب نئے تعلیمی سال میں ایک اور دو ماہ ان کا کھانا بند رہے گا اور ان کا داخلہ بھی موقت رہے گا اور مزید اس سلسلہ میں حسب حال کمیٹی کی سفارش ملحوظ رہے گی۔

سال نو کی افتتاحی تقریب

۱۱۔ جولائی 22/شوال سے دورۂ حدیث کے علاوہ دوسرے درجات کے داخلے بند کردئے گئے، اساتذہ اور منتظمین، طلبہ کے فارم داخلہ کی تصحیح وترتیب، فارموں سے مختلف درجوں اور کتابوں کے شرکاء کی فہرست اور دارالاقاموں میں طلبہ کے قیام کے انتظام وغیرہ امور میں مصروف ہوئے، اکثر کام نمٹا لیا تو حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے 22 شوال بروز جمعرات ساڑھے نو بجے سال نو کی افتتاحی تقریب کے انعقاد کا اعلان فرمایا۔ وقت مقررہ پر اساتذہ وطلبہ دارالحدیث میں پہنچ گئے، ہال کھچا کھچ بھر چکا تو دارالحدیث کے سامنے والے برآمدے اور صحن میں بھی دریاں بچھادی گئیں۔ اندر باہر تل دھرنے کی جگہ نہ تھی قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے بخاری شریف کے درس سے افتتاح کیا اور مختصر خطاب بھی فرمایا جسے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعے محفوظ کردیا گیا ہے۔

مولانا اصلاح الدین کا وفاق المداراس کے امتحان میں پہلی پوزیشن لینا

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت 6/شعبان سے گیارہ شعبان 1405ھ تک منعقد ہونے والے سالانہ امتحانات کے نتائج کا اعلان کردیا گیا ہے اور وفاق کے مرکزی دفتر سے ملحقہ مدارس کو نتائج کی تفصیلی رپورٹ بھیج دی گئی ہے، اس سال بورڈ کے تحت درجۂ عالیہ (دورۂ حدیث) کے امتحان میں 53 دینی مدارس کے شرکاء کی تعداد 1052 رہی، جبکہ دارالعلوم حقانیہ نے بورڈ کے تحت امتحان میں شریک ہونے والے طلباء کی 121 تھی۔ جو امتحان میں شریک تمام مدارس میں سب سے بڑی تعداد ہے اور دارالعلوم کے جو طلباء وفاق المدارس کے تحت امتحان میں شریک نہ ہوسکے، تو دارلعلوم کے زیر اہتمام ان کا علیحدہ امتحان لیا گیا اور کامیاب ہونے کی صورت میں دارالعلوم سے ان کو سندات جاری کی گئیں۔

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی ملکی سطح پر وفاقی بورڈ کے تحت 1052 شرکائے امتحان میں دارالعلوم کے طالب علم مولانا اصلاح الدین حقانی بن مولانا سراج الدین نے 600 میں سے 503 نمبر لے کر اول پوزیشن حاصل کی ۔ جبکہ درجہ ثانویہ میں دارالعلوم کے طالب علم مولوی محمد زہیر احمد بن محمد سلیم نے 600 میں سے 473 نمبر حاصل کرکے پورے بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ۔

مجموعی حیثیت سے دارالعلوم کا فیصد نتیجہ 70.25 سے رہا، جو دارالعلوم کے اساتذہ و منتظمین اور معاونین و مخلصین کے لئے حوصلہ افزاء اور باعث افتخار ہے۔(اللهم زد فزد)

دارالعلوم کے بجٹ اجلاس میں بیس لاکھ روپے کی منظوری

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دارالعلوم کے لائبریری ہال میں زیر صدارت حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز حصوں سے دارالعلوم کے ارکان شوریٰ نے شرکت کی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کے مختصر خطاب کے بعد احقر نے بجٹ پیش کیا، جس میں دارالعلوم کے تمام شعبوں کی کارگذاری اور آمد وخرچ پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی تھی۔ پھر سالِ رواں کے سالانہ اخراجات کے لئے 20 لاکھ اٹھاسی ہزار 6 سو روپے کا میزانیہ پیش کیا۔ میں معزز اراکین شوریٰ سے عرض کیا کہ سالِ گذشتہ دارالعلوم کے مختلف مدات پر 15 لاکھ چھیاسی ہزار سات سوتیس روپے خرچ ہوئے، بجٹ اجلاس میں ارکان نے دارالعلوم کی ترقیاتی سکیموں پر کھل کر اظہار خیال کیا اور دارالعلوم کے مثالی اور متوازن بجٹ کو سراہا۔ اجلاس نے ملک وملت کے مشاہیر اہل علم وفضل اور دارالعلوم کے بعض ارکان کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کیں ۔حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

عیدالاضحیٰ کا خطاب

اس بار عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی علالت کی وجہ سے احقر نے حسبِ معمول اکوڑہ وملحقات سے آنے والے سینکڑوں مخلصین وحاضرین کے ایک بہت بڑے مجمع سے خطاب کیا، نمازعید کے بعد کثرت سے آنے والے عقیدت مندوں اور مخلصین ومحبین سے مصافحہ وملاقاتیں کیں ۔

شیخ الحدیث مولانا مفتی ولی حسن اور مفتی جمیل خان کی آمد

5 / اگست ، مولانا مفتی ولی حسن صاحب کراچی ، قاری سعید الرحمٰن صاحب راولپنڈی ، مولانا محمد جمیل خان صاحب کراچی دارالعلوم تشریف لائے ، رات کا قیام میرے ہاں تھا ، صبح شیخ الحدیث دامت برکاتہم سے ملاقات کی اور مفتی ولی حسن صاحب نے دارالحدیث میں طلبہ سے خطاب بھی فرمایا۔

متحدہ شریعت محاذ کا قیام اور دوسرے اجلاس کی کارروائی

قومی اسمبلی اور سینٹ میں اسلامی نظام کے نفاذ کے مساعی اور جدوجہد کو منظم، مضبوط اور مربوط بنانے کے لئے اسمبلیوں کی تشکیل کے فوراً بعد شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی دعوت پر انکی قیام گاہ گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد میں شریعت محاذ کا قیام عمل میں آیا جس میں دیوبندی بریلوی،اہل حدیث ،جماعت اسلامی، اور دینی درد سے سرشار دیگر جماعتوں کے کئی سرکردہ ارکان نے شرکت کی اور حزب اقتدار وحزب اختلاف کے جھمیلوں سے قطع نظر شریعت اسلامیہ کی بالادستی کیلئے پوری یکجہتی اور ہم آہنگی اور طمع و لالچ اور خوف وترغیب سے بالاتر ہوکر شریعت محاذ کے ذریعہ جدوجہد کی ضرورت محسوس کی اوراس محاذ کیلئے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کو بطور کنونیر کام کرنے پر سب نے اتفاق کیا۔والد ماجد کی دعوت پر شریعت محاذ کی دوسری میٹنگ ہوئی اس میٹنگ کی مختصر کارروائی جو احقر نے محاذ شریعت کے ترجمان کی حیثیت سے پریس کو جاری کی حسب ذیل ہے:

اسلام آباد:۲۲ راگست ۱۹۸۵ء قومی اسمبلی اور سینٹ میں نفاذ شریعت محاذ نے اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں حکومت کی سردمہری پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت دیگر تمام کاموں سے پہلے شریعت کی بالادستی کے کام کو اولیت دے، یہ اجلاس آج یہاں گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد میں نفاذ شریعت محاذ کے کنوینر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ایم این اے اکوڑہ خٹک کی دعوت پر انہی کی صدارت میں منعقد ہوا، اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ اس امر پر تشویش ظاہر کی کہ پانچ ماہ کے عرصہ میں شریعت کے نفاذ کو برابر ملتوی کیا جارہا ہے جس سے اسمبلی اور حکومت کا امیج خراب ہوتا جارہا ہے، جبکہ ملک کو درپیش بحرانوں کا حل صرف اورصرف مکمل طور پر شریعت کے نفاذ میں ہے۔قرارداد میں کہا گیا کہ اسلامی نظام کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں یا مجلس شوری نے قصاص دیت، قاضی کورٹ وغیرہ کی جو سفارشات متفقہ پیش کی ہیں حکومت کو ان اقدامات سے پیچھے ہٹنے نہیں دیا جائے گا اوران قوانین کو دوبارہ متنازعہ بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی، حکومت اور اسمبلی کو چاہیے کہ اس راہ میں رکاوٹ بننے والے تمام قواعد وضوابط معطل کرکے نفاذ شریعت کے متعلق بلوں ،قراردادوں اور تجاویز کو اولین اہمیت دے، اجلاس نے سینٹ میں نفاذشریعت بل قبول کرلینے پر سینٹ کو خراج تحسین پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ اس بل کو فوراً قانونی مراحل سے نکال کر ایوان میں لایا جائے اور طے پایا کہ قومی اسمبلی میں بھی شریعت بل محاذ میں شامل تمام افراد کی جانب سے متفقہ طور سے پیش کیا جائے، قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اسلام کے نفاذ کے سلسلہ میں ہم تمام مکاتب فکر مکمل طور پر متفق ہیں اور کوئی بھی لادینی نظام یا غیر شرعی بات جب اسمبلی میں آئے گی تو ہم

سب کے لئے ناقابل برداشت ہوگی اور ہم پوری قوت سے اس کا متفقہ مقابلہ کریں گے' اجلاس میں طے پایا کہ نفاذ شریعت کے لئے پارلیمنٹ سے باہر بھی متفقہ کوششیں کرنی چاہئیں،اسی طرح شریعت محاذ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مشترکہ طور پر کام کرے گی، اس امر پر تشویش ظاہر کی گئی کہ اردو زبان اورقومی لباس کی ترویج کا کام پیچھے ہٹتا جارہا ہے، اسی طرح قومی اسمبلی میں دوبارہ انگریزی کی حوصلہ افزائی کے آثار ظاہر ہورہے ہیں،اجلاس میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے علاوہ جن ارکان نے شرکت کی ان میں سرکردہ ارکان یہ ہیں: علامہ مصطفیٰ الازہری ،مولانا معین الدین لکھنوی، مولانا وصی مظہر ندوی، مولانا قاضی عبداللطیف ، پیر محمد اشرف ، مولانا گوہررحمان، جناب حمزہ ، محمد اسلم کچیلا، شاہ بلیغ الدین ،مولانا عبدالحق بلوچ، لیاقت بلوچ، میرنواز خان مروت، مظفر ہاشمی، احقر (مولانا سمیع الحق) جناب گل شیر، خیال شاہ ادرک زئی حاجی محمد عمر، مولانا عنایت الرحمٰن، اسعد گیلانی ،صاحبزادہ فتح اللہ، عثمان رمز، فضل رازق وغیرہ اجلاس میں طے پایا کہ مولانا عبدالحق بطور کنوینر محاذ کو چلاتے رہیں، اور محاذ کا آئندہ اجلاس ۹ رستمبر کو اسمبلی کے کمیٹی روم میں طلب کریں۔

آٹھویں ترمیمی بل کے غیر اسلامی شقوں کے بارے میں متحدہ شریعت محاذ کا اجلاس

۳۰ستمبر کو شریعت محاذ گروپ کا ایک ہنگامی اجلاس شام ۴ بجے محاذ کے کنوینر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کے کمرہ نمبر ۲ واقع گورنمنٹ ہاسٹل اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ حضرت دامت برکاتہم نے صدارت کی ۔حضرت نے افتتاحی مختصر خطاب میں فرمایا۔

خطاب: نحمدهٗ و نصلی علی رسول الکریم معزز ساتھیو! آج آپ کو ایک درپیش اہم مسئلہ کے بارہ میں تکلیف دی گئی ہے۔ آپ سب مجھ سے زیادہ اصحاب فہم وفراست ہیں۔ اور اس مسئلہ کی خرابیوں و نقصانات سے آگاہ ہیں جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے گروپ کے تشکیل کا مقصد ہی نفاذ شریعت کی بالادستی ہے۔ اس لئے ہر گروپ کے اکثر حضرات خواہ ان کے اور نظریات جیسے بھی ہوں اسلامی نظام کیلئے ہمارے ساتھ تعاون کررہے ہیں ہمیں بھی چاہیے کہ ہم نفاذ شریعت کے بارہ میں اپنی سرگرمیاں کو اسمبلی کے اندر اور باہر تیز کردیں۔ ہمارا مقصد صرف اور صرف اس ملک میں جس نظریے کے لئے حاصل کیا گیا تھا یعنی اسلام اس کی صحیح معنوں میں نفاذ اور بالادستی ہے۔ اس سلسلہ میں نہ ہم کسی کے دباؤ میں آئیں گے اور نہ کسی لومتہ لائم کی پرواہ کریں گے۔

اس موجودہ درپیش مسئلہ میں آپ حضرات غور وفکر فرما کر تجاویز پیش فرمائیں اور کسی اتفاقی قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ اس آٹھویں بل سے ان غیر اسلامی دفعات کو خارج کیا جائے۔

اس کے بعد پھر ارکان کے درمیان متذکرہ ترمیم پر بحث وتمحیص کے بعد ایک متفقہ قرارداد تیار کر کے تمام ارکان اسمبلی میں تقسیم کردی گئی۔جس کا متن حسب ذیل ہے:

قرارداد

اسلام آباد ۳۰ستمبر پارلیمانی شریعت محاذ کا ایک ہنگامی اجلاس آج بعد دوپہر ایم این اے ہوسٹل میں رکن قومی اسمبلی اور کنوینر شریعت محاذ مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کی زیر صدارت منعقد ہوا۔جس میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک کے علاوہ سینیٹر قاضی حسین احمد اور ارکان اسمبلی حاجی سیف اللہ، مولانا معین الدین لکھوی، ڈاکٹر شیر افگن خان، مولانا وصی مظہر ندوی، محمد عثمان رمز، مولانا گوہر رحمان، سید اسعد گیلانی، مولانا محمد عنایت الرحمٰن، مظفر ہاشمی، صاحبزادہ فتح اللہ، حاجی فضل رازق، اور مولانا عبدالحق بلوچ وغیرہ نے شرکت کی۔اجلاس نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی جس کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ دستور کی دفعہ ۲۰۳ (بی) کے ذیلی سیکشن (سی) میں ترمیم کر کے وفاقی شرعی عدالت کو دستور، مسلم پرسنل لاء، قانونی طریق کار اور مالیاتی قوانین سمیت ہر قسم کے قوانین کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لینے اور ان کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔پارلیمانی شریعت محاذ نے پارلیمنٹ کے تمام ارکان سے اس سلسلہ میں تعاون کی اپیل کی ہے۔

متفقہ قرارداد کا متن

متفقہ طور پر منظور کردہ قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

’’حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی اسمبلی سے مارشل لاء، انتظامیہ کے تمام قوانین وضوابط، احکام وفرامین اور فیصلوں کی غیر مشروط توثیق کا بل منظور کرانا چاہتی ہے۔ظاہر ہے کہ غیر مشروط طور پر تسلیم تو صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام ہی کئے جاسکتے ہیں۔کسی انسان یا انسانوں کے گروہ کے بنائے ہوئے قوانین کو غیر مشروط طور پر تسلیم نہیں جاسکتا۔مارشل لاء انتظامیہ نے ۱۹۷۳ء کے دستور میں جو ترامیم کی ہیں ان میں ایک دفعہ ۲۰۳ب (ج) ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مسلم پرسنل لاء مالی قوانین، عدلیہ کا طریق کار اور دستور وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے خارج ہوں گے۔یہ دفعہ قرآن وسنت کی بالادستی اور شریعت کے احکام کی کھلی خلاف ورزی ہے۔قرآن کریم میں شریعت کی بالادستی کو عملاً نافذ کرنے اور زندگی کے ہر شعبے میں اس کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔سورت الجاثیہ آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد خداوندی ہے۔شریعت کی پیروی کرتے رہو اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو نادان ہیں۔سورہ النساء کی آیت ۶۵ میں آیا ہے کہ’’ تیرے رب کی قسم وہ لوگ مومن نہیں ہیں جو ہر معاملے کا فیصلہ شریعت کے مطابق

کرانے کے لئے آمادہ نہ ہوں۔سوہ النساء آیت ۶۰،۶۱ میں فرمایا گیا ہے کہ منافقین دعویٰ تو ایمان کا کرتے ہیں لیکن فیصلہ طاغوتی قانون پر کرانا چاہتے ہیں۔(یعنی غیر شرعی قانون پر)اور جب ان کو قرآن وسنت کے احکام کی طرف بلایا جاتا ہے تو پہلوتہی کرتے ہیں۔

دفعہ ۲۰۳ بی اس قرار داد ومقاصد کی بھی صریح خلاف ورزی ہے جو نہ صرف ہمارے تمام وساتیر کی بنیاد رہی ہے بلکہ موجودہ حکومت نے اسے دستور کے متن اور قابل نفاذ حصہ میں شامل کیا ہے اس قرار داد مقاصد میں یہ بات صراحت کے ساتھ درج ہے کہ حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور عوام کے نمائندے اپنے اختیارات کو اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر ہی استعمال کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ معزز ارکان اس بل پر غور کرتے وقت مندرجہ بالا حقائق کو سامنے رکھیں گے۔

وزیر اعظم سے ملاقات

حضرت مولانا عبدالحق دامت برکاتہم کنوینر قومی اسمبلی شریعت محاذ گروپ کے زیر قیادت ایک وفد نے وزیر اعظم پاکستان محمد خان جونیجو سے اُن کے چیمبر میں ملاقات کی اور ان سے آٹھویں ترمیمی بل کی دفعہ ۲۰۳ کے غیر اسلامی شقوں کے بارہ میں گفتگو کی نیز ان سے متفقہ مطالبہ کیا کہ ترمیمی بل سے اس غیر اسلامی اور غیر جمہوری دفعہ کو خارج کیا جائے۔ اس دفعہ میں حضرت مدظلہ دامت برکاتہم کے علاوہ جماعت اسلامی سے متعلق تمام ارکان اسمبلی ، بریلوی مکتبہ فکر کے علامہ عبدالمصطفی الازہری، مولانا رحمت اللہ جھنگ۔محترم شاہ تراب الحق ان کے دیگر ہم خیال ساتھیوں اور حکومتی گروپ کے محترم نثار محمد خان مشیر وزیر اعظم بیگم کلثوم سیف اللہ جناب میر نواز خان مروت اور دیگر کئی ارکان نے شرکت کی۔

شیخ الحدیث کا قومی اسمبلی میں خطاب

قیام پاکستان کی اساس اسلام سے مسلسل غداری

قومی اسمبلی میں آٹھویں ترمیمی بل پر ۹/اکتوبر ۸۵ شام ساڑھے چھ بجے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے حسب ذیل خطاب کیا جسے اسمبلی کی رپورٹنگ سے نقل کیا جارہا ہے

گزارش ہے کہ جیسے آپ کو معلوم ہے کہ میں کمزور ہوں کھڑے ہو کر نہیں بول سکتا۔

سپیکر: ہاں ٹھیک ہے آپ بیٹھ کر تقریر کریں۔

نحمده ونصلى على رسوله الكريم جناب سپیکر! معزز اراکین! آئین کے اندر آٹھویں ترمیم کا بل زیر بحث ہے۔اس ترمیم پر معزز اراکین نے پر مغز اور معنی خیز تقاریر کر کے اس ترمیم کی ظاہری خوبیاں اور

برائیاں مختلف اوقات میں بیان کیں، خدا کا فضل وکرم ہے کہ جس قدر اراکین اسمبلی ان میں معزز علماء وکلا وسیاستدان ودیگر کمالات کے جامع لوگ اس ایوان میں موجود ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ مجھے نہ محاذ آرائی کرنی ہے اور نہ مخالفت برائے مخالفت بلکہ میرا مقصد ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ حضرات کو توجہ دلانی ہے، وہ یہ کہ ان ترامیم یا آئین میں بہت دفعات ہیں لیکن میں اس ایک دفعہ کے متعلق جس کا تعلق نفاذ شریعت سے ہے کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

قیام پاکستان کا نعرہ قریباً ۴۰۔۵۰ سال قبل جب شروع ہوا اس وقت راہنمایان ومقتدیان قوم نے اپنے ہر اجلاس واجتماع میں تحریک پاکستان کا مقصد لا الہ الا اللہ قوم کو بتایا، عوام یہ سمجھ کر کہ ہمارے لئے ایسے ملک کا مطالبہ کیا جارہا ہے کہ جس میں اللہ کی حکومت نافذ رہے گی، خدا کے دیئے گئے اختیارات چلائے جائینگے۔

تاریخ ہمارے سامنے ہے کہ جن لوگوں نے خدائی حکومت میں خدا کے دیئے ہوئے نظام کو جاری رکھا، ان لوگوں کے افعال واقوال وبرکات اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب کہلاتے ہیں۔

خدائی حکومت میں امیر المومنین کا زائد از واجبی روزینہ بیت المال سے بند کرنا

حضرت ابوبکرؓ امیر مملکت اسلامی ہیں حکومت خداوندی کے ایک بہت بڑے خطہ کے بادشاہ امیر المومنین ہیں، اس کے گھر والی نے ایک دن عرض کیا کہ دل چاہتا ہے کہ ایک دن کوئی میٹھی چیز کھانے کو ملے، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ مجھے بیت المال سے جو روزینہ ملتا ہے (مثلاً اس زمانے کے آٹھ آنے) اس میں میٹھی چیز تیار نہیں ہوسکتی، چند دن بعد بیوی نے میٹھی چیز کھانے میں پیش کردی، حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ یہ چیز کہاں سے ملی، بیوی نے عرض کیا کہ آپ کو جو روزینہ ملتا ہے اس سے کچھ حصہ مثلاً ایک ایک پیسہ جمع کرتی رہی جس سے یہ میٹھی چیز تیار ہوئی، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خود بیت المال کے خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ میرے روزینہ سے وہ زیادہ حصہ کاٹ دیا جائے جس سے واجبی کھانے وغیرہ کے علاوہ زیادہ چیز تیار کی گئی تھی، آپ اندازہ لگائیں کہ خدائی حکومت میں امیر المومنین کتنی احتیاط کا مظاہرہ فرماتے تھے اور یہی حالت ہمارے عوام کی بھی تھی، کہ تحریک پاکستان کے نعرہ کے وقت یہ تصور تھا ہمارے امراء و برسر اقتدار طبقہ بھی اپنے خوش لباسی وعیاشی کو چھوڑ کر اسی نقش قدم پر چلیں گے۔

خدائی حکومت میں خلیفہ وقت کی اہلیہ کا ایک بدو کی بیوی کا نرس بن کر خدمت کرنا

اسلامی حکومت کی ایک اور مثال کو حضرت عمرؓ ساری ساری رات گلیوں اور جنگلوں میں پھرا کرتے تھے کہ کہیں کسی غریب کو کوئی تکلیف نہ ہو، اسی دوران ایک رات جنگل میں ایک بدو کے خیمہ سے کراہنے کی

آواز سنی حضرت عمرؓ نے آواز دے کر بلایا، کراہنے کی وجہ پوچھی اس نے بتایا کہ بیوی وضع حمل کی تکلیف میں مبتلا تھے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کوئی نرس وغیرہ ہے، بدو نے کہا کہ ہم غریبوں کے پاس نرس کہاں سے آئے۔ حضرت عمرؓ فوراً گھر گئے، آدھی رات کا وقت ہے اپنی بیوی ام کلثومؓ کے پاس گئے جو سردار انبیا کی نواسی، حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی بیٹی ہیں، بادشاہ وقت کی بیوی گویا ملکہ ہے کوئی ایسی ویسی عورت بھی نہیں ماجرا سنا کر اس کو اس بدو کی بیوی کی خدمت کیلئے لے جارہے ہیں۔ حضرت ام کلثومؓ خدمت کرنے لگی حضرت عمرؓ اور بدو خیمہ سے باہر بات چیت کرنے میں مصروف ہیں، اتنے میں اندر سے ام کلثومؓ نے آواز دی، امیر المومنین مبارک ہو آپ کا بھتیجا پیدا ہوگیا ہے، بدو جو کہ ابھی تک امیر المومنین کو پہچانا نہیں تھا، امیر المومنین کا لفظ سن کر کپکپانے لگا، ڈرنے لگا کہ یہ کیا ہوا امیر المومنین کو اتنی تکلیف دی امیر المومنین نے اس کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا، گھبرائیے مت یہ میرا اسلامی فریضہ تھا۔

خدائی حکومت کا اثر جانوروں تک میں ظاہر ہونا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں جو کہ انصاف و عدل کا ایک تاریخی دور تھا، ایک چرواہا جنگل میں رونے لگا لوگوں نے وجہ پوچھی کہ آخر تم کو کیا ہوا کہ رو رہے ہو اس نے کہا کہ ہمارا نوجوان امیر یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ انتقال کر گئے، لوگوں نے کہا کہ کیا تمہارا دماغ خراب ہوا تمہیں کیسے معلوم ہوا نہ فون ہے اور نہ اور کوئی ذریعہ سے تمہیں اطلاع ملی ہے، اس نے جواب میں کہا کہ میں ایک چرواہا ہوں، جانور چرا رہا ہوں اور عمر کے دو سال کے اقتدار کے دوران جنگل میں بکریاں شیر چیتا وغیرہ ایک جگہ پھرتے رہے کسی ایک نے دوسرے کو نہ پھاڑا، نہ چھیڑا اور نہ حملہ کیا، لیکن آج ایک شیر نے میری بکری پر حملہ کرکے مارڈالا، جس سے میں سمجھ گیا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی برکت و انصاف کا دور ختم ہوگیا، انصاف اٹھ گیا ظلم نے پھر سر اٹھایا۔ میرے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خدائی حکومت کی برکات اتنی ہوتی ہیں کہ پھر خدا کی قسم نہ فوج کی ضرورت پڑتی ہے نہ پولیس کی، اور نہ کسی حفاظتی اداروں کی جب راس الحکمة مافة الله کے مطابق اللہ کا خوف دل میں آجائے سب کچھ درست ہوجاتا ہے، صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں ہم جو چیز بازار سے خریدتے تھے کبھی یہ خوف نہ ہوتا کہ دکاندار کبھی کم چیز ہمیں دے گا اور اگر کبھی ایسا ہوجائے تو یقین تھا کہ وہ کمی وہ دکاندار خود پوری کرکے گھر پہنچادے گا۔

ہمارے عوام نے بھی لا الہ کا نعرہ سن کر جو خدائی حکومت کا نعرہ تھا اس کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلے پاکستان کے لئے قربانیاں دیں سعی شروع کی۔